96702- شراب نوشی کرنے والے کی نمازوں اور حج کی قبولیت کا مسئلہ

سوال

میں اپنے دوستوں کے ساتھ گیا اور ہم سب نے شراب نوشی بھی کی، اس برس میرا حج کرنے کا ارادہ ہے، میں نے سنا ہے کہ شراب نوشی کرنے والے کی چالیس یوم تک نمازیں قبول نہیں ہوتیں، تو کیا اگر میں اس برس فریضہ حج کی ادائیگی کروں تو کیا اس قبیح فعل کی بنا پر میرا یہ حج قبول ہو گا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتی ہے، اور ایسا کرنے والے کے متعلق بہت ساری احادیث میں سخت وعید آئی ہے جو اس جرم کی بڑا ہونے کی دلیل ہے، اور اس کی سزا بھی اللہ تعالی کے ہاں بہت سخت ہے، جس میں چالیس یوم تک اس کی نمازوں کا قبول نہ ہونا بھی شامل ہے اس کی تفصیل سوال نمبر (20037) اور (38145) اور (27143) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ ان سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ معاملہ صرف نماز کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ اس کی دوسری عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں، اللہ تعالی ہمیں امن و سلامتی میں رکھے.

مبارکپوری رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " تحفۃ الاحوذی " میں کہتے ہیں :

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ : نماز کا ذکر خاص طور پر اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ بدنی عبادات میں سب سے افضل ہے، تو جب نماز ہی قبول نہیں ہوتی تو پھر باقی عبادات تو بالاولی قبول نہیں ہونگی " اھ

ماخوذ از : تحفۃ الاحوذی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

اور عرفی اور مناوی رحمہما اللہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے.

جن سوالات کے جوابات کا ہم نے اوپر کی سطور میں حوالہ دیا ہے اس میں ہم دو چیزیں بیان کر چکے ہیں :

پہلی :

عدم قبولیت سے مراد یہ ہے کہ اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا، اس کا معنی یہ نہیں کہ انسان عبادت کرنا ہی ترک کر دے، بلکہ اگر وہ عبادات ترک کرتا ہے تو وہ ایک اور گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے، اور ہو سکتا ہے یہ جرم شراب نوشی سے بھی زیادہ بڑا ہو جیسا کہ نماز ادا نہ کرنا.

اور جس شخص کے پاس حج کرنے کی استطاعت ہو تو جمہور علماء کے ہاں اس پر حج فورا فرض ہو جاتا ہے، اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں، اور اگر وہ اس میں تاخیر کرتا ہے تو گنہگار رہو گا.

دوسری :

شراب نوشی کرنے کی یہ سزا تو اس کے حق میں ہے جو توبہ نہیں کرتا، لیکن جو شخص توبہ کرتا ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے اعمال بھی قبول کرتا ہے.

اس سے آپ یہ جان سکتے ہیں کہ آپ پر واجب ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ہاں اس کام سے توبہ کریں، اور آئندہ ایسا کام کبھی نہ کرنے کا عزم کریں اور آپ کو چاہیے کہ اعمال صالحہ کثرت سے کریں، اور ان میں حج بھی شامل ہے، کیونکہ حج مبرور کی جزا اور بدلہ جنت کے علاوہ کچھ نہیں، اور جب حج مبرور اور توبہ دونوں اکٹھے ہو جائیں تو سب گناہ اور غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں، چاہے وہ صغیرہ گناہ ہوں یا کبیرہ.

اور آپ ان برے ہم نشینوں اور دوستوں سے بچ کر رہیں جنہوں نے آپ کو اس عظیم معصیت و گناہ میں کھینچا ہے، اور آپ سے اس عظیم گناہ کا ارتکاب کروایا ہے، اس لیے آپ جتنی جلدی ہو سکے انہیں نصیحت کریں اور انہیں توبہ کرنے اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیں، اگر تو وہ آپ کی نصیحت اور دعوت قبول کر لیں تو ٹھیک، وگرنہ آپ ان سے اس طرح دور بھاگ جائیں جس طرح آپ شیر سے دور بھاگتے ہیں.

کیونکہ انسان کو روز قیامت اس کے ساتھ ہی اٹھایا جائیگا جسے وہ پسند کرتا اور اس سے محبت کرتا ہے، اور فاجر شخص کی صحبت اور دوستی سے تو صرف نقصان اور خسارہ ہی حاصل ہوتا ہے.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جس روز ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائیگا، اور کہے گا ہائے افسوس کاش میں رسول کی راہ اور طریقے کو اپنا لیتا، ہائے افسوس کاش میں فلان شخص کو دوست نہ بناتا، اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکا تھا، اور شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے}.الفرقان (27-29).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے، اور آپ کو معاف کرے، اور آپ سے درگزر فرمائے، اور آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب کرے، اور آپ کو اس پر ثابت قدمی سے نوازے، اور آپ سے جنوں اور انسانی شیطانوں کو دور رکھے.

واللہ اعلم.